اَلْحَمدُلِلّٰہِ ربِّ العٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرسَلِینَ

اَمَّا بَعد فَاَعُوذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْم بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحمٰنِ الرَّحِیْم

بیان کا موضوع: ﴿ اسلام میں شادی بیاہ کی شرعی حیثیت﴾

تحریر :ابو تُراب سید کامران قادری عفی عنہ

اللہ تبارک و تعالی قرآنِ مجید فرقانِ حمید میں ارشاد فرماتا ھے :

﴿فَانْكِحُوْا مَا طَابَ لَكُمْ مِّنَ النِّسَآءِ مَثْنٰى وَثُلٰثَ وَرُبٰعَ فَاِنْ خِفْتُمْ اَلَّا تَعْدِلُوْا فَوَاحِدَةً﴾

ابتدائیہ:

نکاح اور شادی انسانی فطرت کا خاصہ اور اس کی ضرورت ہے۔جس کا تصور ہر مذہب میں بہ صورتِ مختلف موجود ہے۔نکاح کرنے سے انسان بہت ساری برائیوں اور بداعمالیوں سے محفوظ ہو جاتا ہے ۔گھروں میں خیر و برکات کا نزول ہوتا ہے اور معاشی تنگ دستی بھی دور ہو جاتی ہے۔ نکاح کے بے شمار فوائد وثمرات ہیں۔اسلام ایک مکمل ضابطہء حیات مذہب ہے۔اس نے اپنے پیروکاروں کی ہر میدان میں رہنمائی فرمائی ہے۔زندگی ،موت،بعد الموت اور آخرت وغیرہ سے متعلق اس نے کوئی بھی تشنگی نہیں چھوڑی ہے۔

اسلام میں نکاح اور شادی کا تصور اپنے اندر طہارت اور پاکیزگی لیے ہوئے ہے۔ذخیرۂ احادیث میں بکثرت حدیثیں اس کی ترغیب ،ضرورت واہمیت ،نکاح کی شرائط ،نکاح سے پہلے باہمی مشاورت ،لڑکی کی رضامندی ،مہر ،طریقہء نکاح ،ولیمہ اور جہیز وغیرہ شادی سے متعلق دیگر جملہ امور کی صحیح ادائیگی کا طریقہ بتاتی ہیں۔احادیثِ رسول صلی اللہ تعالٰی علیہ وآلہ وسلم اور سنتِ رسول صلی اللہ تعالٰی علیہ وآلہ وسلم پر عمل کرتے ہوئے اگر زندگی کے شب و روز بسر کیے جائیں تو ہمارا ماحول پاکیزگی کا نمونہ بن جائے گا۔صالح اسلامی معاشرے کی تعمیر وتشکیل کے لیے ضروری ہے کہ اسلامی اخلاق وآداب کو کماحقہٗ حاصل

کرتے ہوئے عمل کے چراغ روشن کریں۔

نکاح کی ترغیب اور فضیلت کے متعلق ۱۰ احادیثِ مبارکہ:

حدیث نمبر ۱: بخاری و مسلم و ابو داود و ترمذی و نسائی عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالٰی عنہ سے راوی، رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے فرمایا:

"يَامَعْشَرَ الشَّبَابِ، مَنِ اسْتَطَاعَ الباءةَ فَلْيَتَزَوَّجْ، فَإِنَّهُ أَغَضُّ لِلْبَصَرِ وَأَحْصَنُ لِلْفَرْجِ، وَمَنْ لَمْ يَسْتَطِعْ فَعَلَيْهِ بِالصَّوْمِ فَإِنَّهُ لَهُ وِجَاءٌ"

"اے جوانو! تم میں جو کوئی نکاح کی استطاعت رکھتا ہے وہ نکاح کرے کہ یہ اجنبی عورت کی طرف نظر کرنے سے نگاہ کو روکنے والا ہے اور شرمگاہ کی حفاظت کرنے والا ہے اور جس میں نکاح کی استطاعت نہیں وہ روزے رکھے کہ روزہ قاطع شہوت ہے۔"

(صحیح البخاری"، کتاب النکاح، باب من لم یستطع الباءۃ فلیصم، الحدیث: ۵۰۶۶، ج۳، ص ۴۲۲)

حدیث نمبر ۲: ابن ماجہ انس رضی اللہ تعالٰی عنہ سے راوی، کہ حضورِ اقدس صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم فرماتے ہیں:

"مَنْ أَرَادَ أَنْ يَلْقَى اللَّهَ طَاهِرًا مُطَهَّرًا، فَلْيَتَزَوَّجِ الْحَرَائِر"

"جو خدا سے پاک و صاف ہو کر ملنا چاہے، وہ آزاد عورتوں سے نکاح کرے۔"

حدیث نمبر ۳: بیہقی ابو ہریرہ رضی اللہ تعالٰی عنہ سے راوی، کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے فرمایا:

"مَنْ أَحَبَّ فِطْرَتِي فَلْيَسْتَنَّ بِسُنَّتِي ، وَمِنْ سُنَّتِي النِّكَاحُ"

"جو میرے طریقہ کو محبوب رکھے، وہ میری سنت پر چلے اور میری سنت سے نکاح ہے۔"

(سنن البیہقی الکبری جلد ۷ ص ۷۷)

حدیث نمبر ۴: مسلم و نسائی عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالٰی عنہما سے راوی، کہ حضور (صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم) نے فرمایا: الدُّنْيَامَتَاعٌ وَخَيْرُ مَتَاعِ الدُّنْيَا الْمَرْأَةُ الصَّالِحَة

"دنیا متاع ہے اور دنیا کی بہتر متاع نیک عورت ہے۔"

(صحیح مسلم"، کتاب الرضاع، باب خیر متاع الدنیا المرأۃ الصالحۃ الحدیث: ۱۴۶۷)

حدیث نمبر ۵: ابن ماجہ میں ابو امامہ رضی اللہ تعالٰی عنہ سے مروی، کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم فرماتے تھے:

"مَا اسْتَفَادَ الْمُؤْمِنُ بَعْدَ تَقْوَى اللَّهِ خَيْرًا لَهُ مِنْ زَوْجَةٍ صَالِحَةٍ، إِنْ أَمَرَهَا أَطَاعَتْهُ، وَإِنْ نَظَرَ إِلَيْهَا سَرَّتْهُ، وَإِنْ أَقْسَمَ عَلَيْهَا أَبَرَّتْهُ، وَإِنْ غَابَ عَنْهَا نَصَحَتْهُ فِي نَفْسِهَا وَمَالِهِ"

تقوے کے بعد مؤمن کے لیے نیک بی بی سے بہتر کوئی چیز نہیں۔ اگر اُسے حکم کرتا ہے تو وہ اطاعت کرتی ہے اگر اسے دیکھے تو خوش کردے اور اس پر قسم کھا بیٹھے تو قسم سچی کردے اور کہیں کو چلا جائے تو اپنے نفس اور شوہر کے مال میں بھلائی کرے (خیانت وضائع نہ کرے)۔

(سنن ابن ماجہ "، أبواب النکاح، باب أفضل النساء، الحدیث: ۱۸۵۷، ص ۳۱۴)

حدیث نمبر۶: طبرانی کبیر و اوسط میں ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے راوی، کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:

"أَرْبَعٌ مَنْ أُعْطِيَهُنَّ أُعْطِيَ خَيْرَ الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ :قَلْبًا شَاكِرًا، وَلِسَانًا ذَاكِرًا، وَبَدَنًا عَلَى الْبَلَاءِ صَابِرًا، وَزَوْجَةً لَا تَبْغِيهِ خَوْنًا فِي نَفْسِهَا وَلَا مَالِهِ"

"جسے چار چیزیں ملیں اُسے دُنیا و آخرت کی بھلائی ملی۔ (1) دل شکر گزار، (2) زبان یادِ خدا کرنے والی اور (3) بدن بلا پر صابر اور (4) ایسی بی بی کہ اپنے نفس اور مالِ شوہر میں گناہ کی جویاں (یعنی خیانت نہ کرتی ہو) نہ ہو۔"

("المعجم الکبیر"، الحدیث: ۱۱۲۷۵، ج ۱۱، ص ۱۳۴)

حدیث نمبر۷: امام احمد و بزار و حاکم سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی، کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:

"مِنْ سَعَادَةِ ابْنِ آدَمَ ثَلَاثَةٌ وَمِنْ شِقْوَةِ ابْنِ آدَمَ ثَلَاثَةٌ مِنْ سَعَادَةِ ابْنِ آدَمَ الْمَرْأَةُ الصَّالِحَةُ وَالْمَسْكَنُ الصَّالِحُ وَالْمَرْكَبُ الصَّالِحُ وَمِنْ شِقْوَةِ ابْنِ آدَمَ الْمَرْأَةُ السُّوءُ وَالْمَسْكَنُ السُّوءُ وَالْمَرْكَبُ السُّوءُ"

"تین چیزیں آدمی کی نیک بختی سے ہیں اور تین چیزیں بدبختی سے۔ نیک بختی کی چیزوں میں نیک عورت اور اچھا مکان (یعنی وسیع یا اس کے پڑوسی اچھے ہوں) اور اچھی سواری اور بدبختی کی چیزیں بد عورت، بُرا مکان، بُری سواری۔"

("المسند"، للإمام أحمد بن حنبل، مسند أبي اسحاق سعد بن أبي وقاص، الحدیث: ۱۴۴۵، ج ۳، ص ۵۵)

حدیث نمبر ۸: طبرانی و حاکم انس رضی اللہ تعالی عنہ سے راوی، کہ حضور (صلی اللہ تعالی علیہ وسلم) نے فرمایا:

"مَنْ رَزَقَهُ اللّٰهُ امْرَأَةً صَالِحَةً، فَقَدْ أَعَانَهُ اللّٰهُ عَلَى شَطْرِ دِينِهِ، فَلْيَتَّقِ اللّٰهَ فِي الشَّطْرِ الثَّانِي"

جسے اللہ (عزوجل) نے نیک بی بی نصیب کی اس کے نصف دین پر (آدھے دین پر) اعانت (مدد) فرمائی تو نصف باقی میں اللہ (عزوجل) سے ڈرے (تقوی و پرہیز گاری کرے)۔

("المعجم الأوسط"، الحدیث: ۹۷۲، ج ۱، ص ۲۹۴)

حدیث نمبر ۹: بخاری و مسلم و ابوداود و نسائی و ابن ماجہ ابی ہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے راوی، رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے فرمایا:

"تُنْكَحُ الْمَرْأَةُ لِأَرْبَعٍ :لِمَالِهَا وَلِحَسَبِهَا وَجَمَالِهَا وَلِدِينِهَا، فَاظْفَرْ بِذَاتِ الدِّينِ"

"عورت سے نکاح چار باتوں کی وجہ سے کیا جاتا ہے (نکاح میں ان کا لحاظ ہوتا ہے)۔ 1 مال و 2 حسب و 3 جمال و 4 دین اور تو دین والی کو ترجیح دے۔"

("صحیح البخاری"، کتاب النکاح، باب الأ کفاء فی الدین، الحدیث: ۵۰۹۰، ص ۴۲۹)

حدیث نمبر ۱۰: ترمذی و ابن حبان و حاکم ابو ہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے راوی، کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے فرمایا:

"ثَلَاثَةٌ حَقٌّ عَلَى اللّٰهِ عَوْنُهُمْ :النَّاكِحُ يُرِيدُ الْعَفَافَ، وَالْمُكَاتَبُ يُرِيدُ الْأَدَاءَ، وَالْغَازِي فِي سَبِيلِ اللّٰهِ"

"تین شخصوں کی اللہ تعالی مدد فرمائے گا۔ 1 اللہ (عزوجل) کی راہ میں جہاد کرنے والا اور 2 مکاتب کہ ادا کرنے کا ارادہ رکھتا ہے اور 3 پارسائی کے ارادے سے نکاح کرنے والا۔"

("جامع الترمذی"، أبواب فضائل الجهاد، باب ماجاء فی المجاهد ... إلخ، الحدیث: ۱۶۵۵، ج ۳، ص ۱۸۴)

نسل انسانی کی بقاء کا دارومدار:

نسلِ انسانی کی بقاء توالدو تناسل پر ہے اور باتفاق تمام عقلائے عالم و مذاہبِ دنیا اسکی بنیاد نکاح پر ہے۔ انسان کسی بھی مذہب کا ہو کسی بھی قوم کا ہو وہ اپنے طور پر شادی اور بیاہ کو ضرور قرار دیتا ہے۔ بغیر بیاہ یا شادی کے اگر مرد عورت اختلاط رکھیں تو پوری دنیا اس کو معیوب جانتی

ہے شادی بیاہ اور نکاح گویا انسان کی فطری ضرورت ہے، اسی وجہ سے اسلام نے نکاح کے اصول وضوابط بہت تفصیل سے بیان فرمائے ہیں، نکاح کی خصوصیت یہ ہے کہ سب سے پہلا عقد عقدِ نکاح ہی وجود میں آیا ہے، حضرت آدم علیہ السلام وحضرت حوا رضی اللہ تعالیٰ عنہا آپس میں اجنبی تھے۔ عقدِ نکاح ہی کی بدولت رشتہ زوجیت میں منسلک ہوئے، اس طرح پہلا عقد عقدِ نکاح ہوا۔ پہلا رشتہ جو وجود میں آیا وہ زن وشوہر کا ہے۔ اور نکاح من وجہ عبادت ہے اور من وجہ معاملہ۔ (نزہۃ القاری شرح صحیح البخاری جلد۵ ص۲۷۵)

نکاح کرنے کے لیے اچھی بیوی کا انتخاب:

اللہ تعالیٰ نے انسان کو کوئی قوت بیکار نہ دی، ہر قوت کے مصرف فرمادیئے کہ فلاں قوت فلاں جگہ صرف کرو قوتِ شہوانی بھی عطیہ ربانی ہے بلکہ دوسری قوتوں سے افضل ہے کہ اس سے عالم کا نظام قائم ہے، اس سے نسلِ انسانی چلتی ہے، اس سے نیک وصالح اولاد پیدا ہوتی ہے، مرد کو چاہئے کہ اس قوتِ شہوانی کے صرف کے لیے اچھی بیویاں اختیار کرے تاکہ اولاد بھی اچھی ہو کہ ماں باپ اولاد کا سانچہ ہیں، سانچہ اچھا ہوگا تو چیزیں بھی اچھی ہی ڈھلیں گی، زوجہ صالحہ صوفیائے کرام کے نزدیک وہ ہے جس کا حُسن خوفِ الٰہی ہو، اس کی تمنا قناعت ہو، اس کا زیور عفت وپاکدامنی ہو، اس کا مشغلہ بعد عبادت خدمتِ زوج ہو، اس کی ہمت تیاری موت ہو، مرد کو چاہیے کہ ایسی عورت کی طرف کبھی رغبت نہ کرے، جس کے پاس صرف حسنِ صورت ہو حسنِ سیرت نہ ہو، کہ وہ حسینہ درحقیقت ناگن ہے جو کبھی جان کی لیوا ہوگی۔ تنگ جوتے سے ننگے پیر بھلا، بری عورت سے کنوارا رہنا اچھا، اچھی بیوی مرد کو اچھا بنادیتی ہے جبکہ بری عورت مرد کو برا کردیتی ہے۔
(تفسیرِ نعیمی ج۴ ص۴۷۲)

نکاح کی حکمتیں اور فوائد:

(۱) نکاح کے ذریعے نسلِ انسانی کا فروغ ہوتا ہے۔

(۲) نکاح کے ذریعے اولاد کا حصول ہوتا ہے اور انسان کو نیک اولاد کی دعائیں حاصل ہوتی ہیں جو بعض اوقات اس کی بخشش کا ذریعہ بن جاتی ہیں۔

(۳) انسان اولاد کی اچھی تربیت کرکے ملک وملت کی تعمیر اور استحکام کے لیے افراد مہیا کرتا ہے۔

(۴) اولاد کی وجہ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سیرت طیبہ کے اس حصہ پر عمل کا موقعہ ملتا ہے، جس کا تعلق اولاد سے ہے۔

(۵) اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے جن احکام کا تعلق اولاد سے ہے ان پر عمل کرنے کا موقعہ ملتا ہے۔

(۶) جب انسان بوڑھا ہوجاتا ہے تو اولاد اس کا سہارا بن جاتی ہے۔

(۷) ماں باپ کی اچھی تربیت کی وجہ سے اولاد جو بھی اعمالِ صالحہ کرتی ہے اس کا ثواب والدین کو ملتا رہتا ہے۔

(۸) بعض اوقات اولاد کی نیکیوں سے ماں باپ کی مغفرت ہوجاتی ہے۔

(۹) نکاح کے ذریعے انسان کی شہوت کا زور ٹوٹ جاتا ہے اور وہ شیطان کے شر سے محفوظ ہوجاتا ہے اسکی نظر پاکیزہ ہوجاتی ہے اور وہ

بدکاریوں سے بچارہتا ہے۔رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا"**مَنْ رَزَقَهُ اللّٰهُ امْرَأَةً صَالِحَةً، فَقَدْ أَعَانَهُ اللّٰهُ عَلَى شَطْرِ دِينِهِ، فَلْيَتَّقِ اللّٰهَ فِي الشَّطْرِ الثَّانِي**"

جسے اللہ (عزوجل) نے نیک بی بی نصیب کی اس کے نصف دین پر(آدھے دین پر)اعانت(مدد)فرمائی تو نصف باقی میں اللہ(عزوجل) سے ڈرے(تقویٰ وپرہیزگاری کرے)۔

("المعجم الأوسط"،الحدیث:۹۷۲،ج۱،ص۲۹۴)

(۱۰)انسان کو بیوی کے ذریعے سکون ملتا ہے:

﴿هُوَ الَّذِىْ خَلَقَكُمْ مِّنْ نَّفْسٍ وَّاحِدَةٍ وَّجَعَلَ مِنْهَا زَوْجَهَا لِيَسْكُنَ اِلَيْهَا﴾

ترجمہ کنزالایمان: وہی ہے جس نے تمہیں ایک جان سے پیدا کیا اوراسی میں سے اس کا جوڑا بنایا کہ اس سے چین پائے۔(الاعراف:۱۸۹)

نکاح کے بارے میں فرمانِ صدّیقی:

امیرُالمؤمنین حضرتِ سیّدُنا صِدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ اللہ عزوجل نے جو تمہیں نکاح کا حکم فرمایا،تم اُسکی اطاعت کرو،اُس نے جو غنی کرنے کا وعدہ کیا ہے پورا فرمائے گا۔اللہ تعالیٰ نے فرمایا:**﴿اِنْ يَّكُوْنُوْا فُقَرَآءَ يُغْنِهِمُ اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٖ﴾**

ترجمہ کنزالایمان: اگر وہ فقیر ہوں تو اللہ انہیں غنی کردے گا اپنے فضل کے سبب۔(تفسیر ابن ابی حاتم ج۸ص۲۵۸۲)روایت میں مذکورہ آیتِ مبارکہ کے تحت حضرتِ صدرُالأفاضل سیّدُنا مولانا محمد نعیم الدین مُرادآبادی علیہ رحمۃ اللہ الھادی خزائن العرفان میں فرماتے ہیں: غِنا سے مُراد یا قَناعت ہے کہ وہ بہترین غِنا ہے جو قانع کو تر دُّد(یعنی قناعت کرنے والے کو فکروانديشے) سے بے نیاز کردیتا ہے یا کفایت کہ ایک کا کھانا دو کے لئے کافی ہوجائے جیسا کہ حدیث شریف میں وارِد ہوا ہے یا زوج(یعنی شوہر)وزوجہ کے دورِزقوں کا جمع ہوجانا یا فَراخی بہ بَرَکتِ نکاح(یعنی نکاح کی بَرَکت سے خوشحالی) جیسا کہ امیرالمؤمنین حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے۔

نکاح کے احکام:

(۱)اعتدال کی حالت میں یعنی نہ شہوت کا بہت زیادہ غلبہ ہو نہ عِنّین(عِنّین۔نِین یعنی نامرد) ہو اور مہر ونفقہ(کپڑے کھانے پینے وغیرہ کے اخراجات) پر قادر بھی ہو تو نکاح سنت مؤکدہ ہے کہ نکاح نہ کرنے پر اڑا رہنا گناہ ہے اور اگر حرام سے بچنا یا اتباع سنت وتعمیل حکم یا اولاد حاصل ہونا مقصود ہو تو ثواب بھی پائے گا اور اگر محض لذت یا قضائے شہوت(یعنی شہوت کو پورا کرنا) منظور ہو تو ثواب نہیں۔

(درمختارو ردالمحتار ج۴ص۷۳)

(۲)شہوت کا غلبہ ہے کہ نکاح نہ کرے تو معاذاللہ اندیشہ زنا ہے اور مہر ونفقہ کی قدرت رکھتا ہو تو نکاح واجب۔یوں ہی جبکہ اجنبی عورت کی

طرف نگاہ اٹھنے سے روک نہیں سکتا یا معاذ اللہ ہاتھ سے کام لینا پڑے گا یعنی مشت زنی کرنی پڑے گی تو نکاح واجب ہے۔اعلیٰ حضرت مولانا شاہ احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمٰن فتاوٰی رضویہ جلد 22 صفحہ 202 پر فرماتے ہیں: یہ فعل ناپاک حرام وناجائز ہے حدیث شریف میں ہے: جلق لگانے والا (یعنی مشت زنی کرنے والا) پر اللہ تعالیٰ کی لعنت ہے (امالی ابن بشران ج ۲ ص ۵ رقم ۴۷۷، حاشیۃ الطحاوی علی مراقی الفلاح ۹۶) اعلیٰ حضرت صفحہ 244 پر فرماتے ہیں: حشر میں ایسوں کی ہتھیلیاں گابھن (یعنی حاملہ) اٹھیں گی جس سے مجمع اعظم میں ان کی رسوائی ہوگی۔

(۳) یہ یقین ہو کہ نکاح نہ کرنے میں زنا واقع ہو جائے گا تو فرض ہے کہ نکاح کرے۔(درمختار ج ۴ ص ۷۲)

(۴) اگر یہ اندیشہ ہے کہ نکاح کریگا تو نان نفقہ نہ دے سکے گا یا جو ضروری باتیں ہیں ان کو پورا نہ کر سکے گا تو مکروہ ہے اور ان باتوں کا یقین ہو تو نکاح کرنا حرام مگر نکاح بہر حال ہو جائے گا۔("الدر المختار"، کتاب النکاح، ج ۴، ص ۷۲)

(۵) نکاح اور اُس کے حقوق ادا کرنے میں اور اولاد کی تربیت میں مشغول رہنا، نوافل میں مشغولی سے بہتر ہے۔

(ردالمحتار"، کتاب النکاح، ج ۴، ص ۶۶)

(۶) عورت کے لئے نکاح کا شرعی حکم یہ ہے کہ جس عورت کو اپنے نفس سے اس بات کا خوف ہو کہ غالباً وہ شوہر کی اطاعت نہ کر سکے گی اور شوہر کے واجب حقوق اس سے ادا نہ ہو سکیں گے تو اسے نکاح کرنا ممنوع وناجائز ہے، اگر کرے گی تو گناہگار ہوگی۔ اگر اسے ان چیزوں کا خوف یقینی ہو تو اسے نکاح کرنا حرام قطعی ہے۔جس عورت کو اپنے نفس سے ایسا خوف نہ ہو اسے اگر نکاح کی شدید حاجت ہے کہ نکاح کے بغیر مَعَاذَ اللہ گناہ میں مبتلاء ہو جانے کا ظنِ غالب ہے تو ایسی عورت کو نکاح کرنا واجب ہے اور اگر نکاح کے بغیر گناہ میں پڑنے کا یقین کلی ہو تو اس پر نکاح کرنا فرض ہے۔اگر حاجت کی حالت اعتدال پر ہو یعنی نہ نکاح سے بالکل بے پروائی ہو، نہ اس شدت کا شوق ہو کہ نکاح کے بغیر گناہ میں پڑنے کا ظنِ غالب ہو تو ایسی حالت میں اس کے لئے نکاح کرنا سنت ہے جبکہ وہ اپنے آپ پر اس بات کا کافی اطمینان رکھتی ہو کہ اس سے شوہر کی اطاعت ترک نہ ہوگی اور وہ شوہر کے حقوق اصلاً ضائع نہ کرے گی۔(فتاوٰی رضویہ، ۱۲/۲۹۱-۲۹۳، ملخصاً)

نکاح کیسی عورت سے کرنا چاھئے؟ : نکاح کے لئے عورت کے انتخاب کے وقت اس کی دینداری دیکھی جائے اور دین والی ہی کو ترجیح دی جائے۔ جو لوگ عورت کا صرف حسن یا مالداری یا عزت ومنصب پیش نظر رکھتے ہیں وہ اس حدیث پر غور کر لیں، حضرت انس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے، سرکارِ دوعالم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا : جو کسی عورت سے اس کی عزت کے سبب نکاح کرے، اللہ عَزَّ وَجَلَّ اس کی ذلت میں زیادتی کرے گا اور جو کسی عورت سے اس کے مال کی وجہ سے نکاح کرے گا، اللہ تعالیٰ اس کی محتاجی ہی بڑھائے گا اور جو اس کے حسب (خاندانی مرتبے) کے سبب نکاح کرے گا تو اللہ عَزَّ وَجَلَّ اس کے کمینہ پن میں زیادتی کرے گا۔(معجم الاوسط، من اسمہ ابراہیم، ۲/۱۸، الحدیث: ۲۳۴۲)

جس سے نکاح کرنا ھے اُس کو دیکھنے کا شرعی حکم:

صدرُ الشریعہ، بدرُ الطریقہ حضرتِ علامہ مولٰینا مفتی محمد امجد علی اعظمی علیہ رحمۃ اللہ القوی فرماتے ہیں :(مرد وعورت کے ایک دوسرے کو

دیکھنے کی اجازت کی) ایک صورت اور بھی ہے وہ یہ کہ اس عورت سے نکاح کرنے کا ارادہ ہو تو اس نیّت سے دیکھنا جائز ہے کہ حدیث میں یہ آیا ہے کہ جس سے نکاح کرنا چاہتے ہو اس کو دیکھ لو کہ یہ بقائے مَحَبَّت کا ذَرِیعہ ہوگا۔ (سنن ترمذی ج ۲ ص ۳۴۶ حدیث ۱۰۸۹) اسی طرح عورت اُس مرد کو جس نے اس کے پاس (نکاح کیلئے) پیغام بھیجا ہے دیکھ سکتی ہے، اگرچہ اندیشۂ شہوت ہو مگر دیکھنے میں دونوں کی یہی نیّت ہو کہ حدیث پر عمل کرنا چاہتے ہیں۔ (بہارِ شریعت حصہ ۱۶ ص ۹۰)

اگر دیکھنا ممکن نہ ہو تو کیا کرنا چاہئے:

صدرُ الشَّریعہ، بدرُ الطَّریقہ حضرتِ علامہ مولیٰنا مفتی محمد امجد علی اعظمی علیہ رحمۃ اللہ القوی فرماتے ہیں: جس عورت سے نکاح کرنا چاہتا ہے اگر اس کو دیکھنا ممکن ہو جیسا کہ اس زمانہ کا رَواج یہ ہے کہ اگر کسی نے نکاح کا پیغام دے دیا تو کسی طرح بھی اسے لڑکی کو نہیں دیکھنے دیں گے یعنی اس سے اتنا زبردست پردہ کیا جاتا ہے کہ دوسرے سے اتنا پردہ نہیں ہوتا اس صورت میں اس شخص کو یہ چاہئے کہ کسی عورت کو بھیج کر دِکھوالے اور وہ آ کر اس کے سامنے سارا حُلیہ ونقشہ وغیرہ بیان کر دے تاکہ اسے اس کی شکل وصورت کے مُتعلِّق اطمینان ہو جائے۔

(بہارِ شریعت حصہ ۱۶ ص ۹۰)

طلاق کی بڑھتی ہوئی شرح اسباب و محرکات اور تدارک

زیادہ عرصے پرانی بات نہیں اگر ہم دو تین عشرے پیچھے کی طرف جائیں تو ہمارے معاشرے میں لفظ طلاق ایک گالی سمجھا جاتا تھا، مگر اب یہ بات قصہ پارینہ بن چکی ہے۔ یہ حقیقت ہے کہ میاں بیوی کا رشتہ اعتماد اور بھروسے کی بنیاد پر قائم رہتا ہے جب کبھی دونوں میں اعتماد اور بھروسے کی بنیادیں ہلتی ہیں تو اِس رشتے کی بنیادیں بھی کمزور ہو جاتی ہیں اور یہ رشتہ ٹوٹ کر بکھر جاتا ہے، اگر دونوں میں اعتماد اور بھروسے کی بنیادیں مضبوط رہیں گی تو یہ رشتہ بھی مضبوط تر ہوتا جائے گا اور کبھی زوال پذیر نہیں ہوگا، عدم برداشت بھی طلاق کا ایک اہم سبب ہے اگر دونوں فریق آپس میں برداشت اور تحمل سے کام لیں اور ایک دوسرے کی غلطیوں سے درگزر کریں تو اِس مقدس رشتے کو قائم رکھنا آسان رہتا ہے، چونکہ ہماری معاشرتی اقدار میں شادی ایک سمجھوتہ ہے، جو لوگ اپنے شریک حیات سے سمجھوتہ کر لیتے ہیں اور گھریلو زندگی کے دیگر اُمور میں باہمی مشاورت اور رضامندی سے کام لیتے ہیں، ایک دوسرے کی معمولی غلطیوں سے درگزر کرتے ہیں، اُن کی شادی قائم رہتی ہے اور جو لوگ سمجھوتہ نہیں کر پاتے اُن کا یہ مقدس رشتہ ٹوٹ جاتا ہے، اگر ہم طلاق کے اِس بڑھتے ہوئے رجحان کی وجوہات کا ذکر کریں تو ہر ہونے والی طلاق کے پیچھے ایک الگ وجہ اور الگ کہانی ملے گی، مگر طلاق وخلع کے کیسز کا جائزہ یہ بتاتا ہے کہ دو شادی شدہ افراد میں

علیحدگی کا سبب بننے والی بنیادی وجوہات میں گھریلو ناچاقی سرفہرست ہے، جبکہ قربانی دینے کے عزم میں کمی، زبردستی شادی، مشترکہ خاندانی نظام سے بغاوت، سماجی اسٹیٹس، حرص وہوس، بیوی یا شوہر کا شکی مزاج ہونا، دوسری یا جلد بازی میں محبت کی شادی، انڈین ٹی وی ڈراموں اور فلموں کے اثرات، معاشی مسائل، شوہر کا نشہ کرنا، وٹہ سٹہ یا خاندان سے باہر شادی کرنا اور نام نہاد این جی اوز کی جانب سے خواتین کی آگاہی (جسے بغاوت پر اُکسانا قرار دینا زیادہ مناسب ہے) کیلئے چلائے جانے والے پروگرام بھی طلاق وخلع کی شرح میں تیزی سے اضافے کا سبب بن رہے ہیں۔ طلاق خانگی زندگی کی تباہی کے ساتھ سب سے زیادہ اولاد کو متاثر کرتی ہے اور طلاق کی آگ کی لپیٹ میں دو خاندان بری طرح جلتے اور جھلستے رہتے ہیں، طلاق جیسا انتہائی قدم اٹھانے والے لمحے بھر کو بھی اِس نکتے پر غور نہیں کرتے، نتیجتاً اُن کے بچوں کی زندگی تباہ ہو جاتی ہے اور وہ کبھی نہ ختم ہونے والی احساس کمتری اور نفسیاتی عوارض کا شکار ہو جاتے ہیں، نفسیاتی اور دماغی امراض کے ہسپتالوں میں کیے گئے سروے کے مطابق اِن بیماریوں میں مبتلا ہونے والے مریضوں میں بڑی تعداد ایسے افراد کی ہوتی ہے جو طلاق کی وجہ سے بچپن میں والدین کی شفقت سے محروم ہو جاتے ہیں، یہ محرومی بچوں کو جرائم کی طرف راغب کرنے کا سبب بنتی ہے، اکثر اوقات طلاق خودکشی اور قتل کا سبب بھی بن جاتی ہے، جن والدین کے درمیان طلاق واقع ہو جاتی ہے، اُن کے بچے معمول کی زندگی گزارنے کے قابل نہیں رہتے، وہ عدم توازن اور عدم تحفظ کا شکار ہو جاتے ہیں، اُن کی تعلیمی اور معاشرتی کارکردگی متاثر ہوتی ہے اور اُن میں اعتماد اور خودداری کا فقدان رہتا ہے جو معاشرے کو ایک مفید اور کارآمد شہری سے محروم کر دیتا ہے۔ چونکہ ایک مسلم خاندان کی ابتداء نکاح سے ہوتی ہے، اِس لیے اسلام میں نکاح ایک ایسا سماجی معاہدہ ہے، جسے اسلام نے تقدیس عطا کر کے عبادت کا درجہ دیا ہے اور اسلام یہ چاہتا ہے کہ یہ رشتہ تاحیات برقرار رہے، جس کیلئے اسلام نے ایسے اقدامات تجویز کیے ہیں جو اِس مقدس رشتے کی بقاء کی ضمانت دیتے ہیں اور اسے دوام بخشتے ہیں، یہ رشتہ اِس قدر عظیم ہے کہ اِس میں منسلک ہونے کے بعد ایک جوڑا جس میں اِس سے پہلے کوئی شناسائی نہیں ہوتی، ایک دوسرے سے بے پناہ پیار و محبت کا اظہار کرتا اور ہر خوشی و غمی میں زندگی بھر کا ساتھی بن جاتا ہے، اِن کا باہمی تعلق اِس قدر لطیف ہے کہ قرآن مجید نے دونوں کو ایک دوسرے کا لباس قرار دیا ہے، تاہم بعض اوقات یہ عظیم رشتہ مکدر ہو جاتا ہے اور اِس میں دراڑیں پڑ جاتی ہیں، اگر بشری کمزوریوں اور سماجی حالات کی وجہ سے اِس رشتے کو برقرار رکھنا مشکل ہو جائے تو شریعت مطہرہ نے طلاق کو انتہائی ناپسندہ عمل قرار دیتے ہوئے ایک دوسرے سے جدا ہونے کا راستہ رکھا ہے، اسلام اجازت دیتا ہے کہ طلاق کے ایک متعین طریقہ کار پر عمل کرتے ہوئے وہ ایک دوسرے سے جدا ہو جائیں کہ شاید کہ اِس جدائی کے بعد اللہ کریم اُن کیلئے خوشگوار زندگی کا کوئی اور سبب بنا دے، اِس کا مطلب یہ ہے کہ طلاق نہایت ہی مجبوری کی حالت میں دی جا سکتی ہے، لیکن آج جب ہم اپنے معاشرے میں طلاق کے بڑھتے ہوئے واقعات دیکھتے ہیں اور اِن کے اعداد و شمار کا جائزہ لیتے ہیں تو ایک خطرناک تصویر ہمارے سامنے آتی ہے۔ بدقسمتی سے مغربی تہذیب کے اثرات اور مادر پدر آزاد معاشرے کی اندھی تقلید کی وجہ سے ہمارے ہاں ماضی کے مقابلے میں طلاق کی شرح خطرناک حد تک پہنچ کر ایک سماجی مسئلہ بن چکی ہے جو ہمارے اسلامی معاشرے میں موجود آئیڈیل خاندانی نظام کی جڑوں کو کھوکھلا کر رہی ہے، لہٰذا ضرورت اِس اَمر کی ہے کہ اسلام کے قانونِ طلاق کو قرآن و حدیث کی روشنی میں واضح کرنے کی سعی کی ہے تاکہ اِس کا ناجائز استعمال روکا جا سکے اور فرد، خاندان اور

معاشرے کو بہت سے سماجی مسائل اور الجھنوں سے بچایا جاسکے، اِس کام کیلئے معاشرے کے حساس اور ذمہ دار طبقات اور علماء کو خصوصی توجہ دینے اور اِس کے اسباب وعلل کا جائزہ لے کر تدارک کرنے کی شدید ضرورت ہے، یاد رکھیں طلاق ایک ناپسندیدہ فعل ہے جس معاشرے میں طلاق کی کثرت ہو جائے تو سمجھ لینا چاہیئے کہ وہ معاشرہ اپنی فطری زندگی کے راستے سے بھٹک گیا ہے۔

تــــــمــــــت بــــــالــــــخيــــــر

طالب دعا: سید کامران قادری عفی عنه

Whats App Number For Islamic

Posts:00923155322470

Www.Fb.Com/SyedKamran786